فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:38)

چھٹیاں کیسے گزاریں؟

(مع دیگر دلچسپ سُوال جواب)

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے مدنی مذاکرہ نمبر 31 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے "فیضانِ مدنی مذاکرہ" نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سُنّتوں بھرے بیانات، عِلم و حِکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دِلوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شَریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ مُعاملات اور دِیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حِکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دِلچسپ اور عِلم و حِکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اِضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اَعمال اور ظاہر و باطن کی اِصلاح، محبتِ اِلٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حُصولِ عِلمِ دِین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر اِرادی کوتاہی کا دَخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

۱۶ شعبانُ المعظم ۱۴۳۹ھ / 03 مئی 2018ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

چھٹیاں کیسے گزاریں؟

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا صِدیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قدر جلد مِٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اتنی جلدی نہیں بجھاتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے اَفضل ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھٹیاں کیسے گزاریں؟

سُوال: طَلَبا اور اَساتذہ تعلیمی اِداروں میں ہونے والی سالانہ چھٹیاں کیسے گزاریں؟

جواب: اسکول کالجز وغیرہ میں پڑھنے اور پڑھانے والے طَلَبا اور اَساتذہ سارا سال

مدینہ

1 ...... تاریخ بغداد، باب الجیم، ذکر من اسمہ جعفر، جعفر بن عیسٰی، ۷/۱۷۰، رقم: ۳۶۰۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

دُنیوی تعلیم کی مَصْرُوفیت کی وجہ سے دِینی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دے پاتے لٰہذا انہیں چاہیے کہ جب چھٹیاں ہوں تو انہیں غنیمت سمجھتے ہوئے ان میں خوب خوب عِلمِ دِین حاصِل کرنے کی کوشش کریں۔ علمِ دِین سیکھنے کا بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں عام اسلامی بھائیوں کے لیے 63 دِن کا مَدَنی تربیتی کورس، 12 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 12 دِن کا مَدَنی کام کورس اور 7 دِن کا نماز کورس کروایا جاتا ہے، جس میں نہ صِرف علمِ دِین سکھایا جاتا ہے بلکہ اس پر عمل کرنے اور اسے دُنیا بھر میں پھیلانے کے مُقَدَّس جذبے کے تحت سُنَّتوں کی تَربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر بھی کروایا جاتا ہے لٰہذا چھٹیوں کے موقع پر یہ مُفید ترین کورس کر لیے جائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب بَرکتیں نصیب ہوں گی۔ جہاں دُنیا کے روشن مستقبل کے لیے اتنی کوششیں کی جاتی ہیں وہاں اپنی قبر و آخرت بہتر بنانے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ یہ چھٹیاں بھی لہو و لعب اور دِیگر فضولیات میں گزار دی جاتی ہیں حتّٰی کہ کئی طَلَبا ان چھٹیوں میں سیر و تفریح کے لیے جاتے ہیں مگر وہیں کسی حادثے کا شکار ہو کر موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔

زندگی کا کوئی بھروسا نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیوی تعلیم میں مُنْہَمِک ہو کر اپنی قبر و آخرت کو

www.dawateislami.net

بالکل فَراموش نہیں کر دینا چاہیے۔ دُنیوی تعلیم مکمل کرنے کے دَوران ضَروری دِینی تعلیم کے حُصُول میں حیلے بہانے بنانے والوں اور وقت ہونے کے باوجود سُنَّتوں کی تَربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کی سعادت سے خود کو محروم رکھنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، دُنیوی تعلیم مکمل ہونے اور روشن مستقبل دیکھنے تک زندہ رہیں گے یا نہیں، اس کی کسی کے پاس کوئی ضَمانت(Guaranty) نہیں۔ اگر دُنیوی تعلیم کی مَصْرُوفیت کی وجہ سے دِینی تعلیم کو وقت نہیں دے پاتے تو کم از کم چھٹیوں ہی کے اِن فارغ اوقات کو، اپنی جوانی اور صحت کو غنیمت جانتے ہوئے دِین کے لیے وقت نکالیے اور مَدَنی قافلوں میں سفر کیجیے۔ ہادیٔ راہِ نجات، سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو!(1) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (2) صحت کو بیماری سے پہلے (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے (4) فُرصَت کو مَشْغُولیت سے پہلے اور (5) زندگی کو موت سے پہلے۔[1]

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی
قدرت نے گھڑی عمر کی اِک اور گھٹا دی

کونسا علم حاصِل کرنا فرض ہے؟

سُوال: مسلمان پر کون کونسی چیزیں سیکھنا ضَروری ہیں؟ نیز اپنی اولاد کو کب سے کیا

مدینہ

1 ...... مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، نعمتان مغبون... الخ، ۵/۴۳۵، حدیث: ۷۹۱۶ دار المعرفة بیروت

www.dawateislami.net

سکھایا جائے؟

جواب: سرکارِ دو عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ** یعنی علم حاصِل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[1] اِس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دِینی عِلم مُراد ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے اِسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نماز کے فرائض و شَرائط و مُفْسِدات (یعنی نماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹوٹ جاتی ہے) پھر رَمضانُ المُبارک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مَسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مَسائل، اِسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجِر کو تجارت کے، خریدار کو خریدنے کے، نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے، وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مَرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مُطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مَسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مَسائلِ قلب (باطِنی مَسائل) یعنی فَرائضِ قَلْبِیہ (باطِنی فرائض) مَثَلاً عاجزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بدگمانی، بُغض و کینہ، شَماتَت (یعنی

---

[1] ...... اِبن ماجه، كتاب السنة، باب فضل العلماء... الخ، ۱/۱۴۶، حديث: ۲۲۴ دار المعرفة بيروت

کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 613 تا 624 مُلاحظہ فرمایئے) مہلکات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، بدنِگاہی، دھوکا، اِیذاءِ مُسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جاسکے[1]۔[2]

تَجْوِید کے ساتھ قراٰنِ پاک سیکھنا بھی ضَروری ہے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: بِلاشُبہ اتنی تَجْوِید جس سے تَصْحِیحِ حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مُطابِق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے ادا کرسکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غَلَط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عین ہے۔[3] اِسی طرح اَذکارِ نماز (یعنی نماز میں تلاوت کے علاوہ جو کچھ پڑھا جاتا ہے ان) کا دُرُست آنا بھی ضَروری ہے۔ جس نے سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

مدینہ

1 ...... نیکی کی دعوت، ص۱۳۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... اسلامی عقائد کی معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتب "کتاب العقائد"، "بہارِ شریعت حصّہ اوّل"، "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب"، "تمہید الایمان" اور ضَرورت کے مَسائِل جاننے کے لیے "نماز کے اَحکام"، "بہارِ شریعت حصّہ 02 تا 08، حصہ 11 سے اجارہ (یعنی ملازم رکھنے اور ملازم ہونے کے مَسائِل) اور حصہ 14 سے بیع و شراء (یعنی خرید و فروخت کے مَسائِل)" مَسائِلِ حلال و حرام جاننے کے لیے "101 مدنی پھول"، "163 مَدَنی پھول"، "سنتیں اور آداب"، "بہارِ شریعت حصّہ 16" مہلکات و منجیات جاننے کے لیے "باطنی بیماریوں کا علاج"، "نجات دلانے والے اعمال کی معلومات"، "بیٹے کو نصیحت"، "منہاج العابدین"، "احیاء العلوم" اور "کیمیائے سعادت" کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ٦/ ٣٤٣ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

میں ”عَظِیْم“ کو عزیم (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہٰذا جس سے ”عَظِیْم“ صحیح ادا نہ ہو وہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم پڑھے۔[1] یوں ہی جو قرآنِ پاک یاد ہے اس کا حِفظ باقی رکھنا بھی ضَروری ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔ جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بھلا دے گا بروزِ قیامت اَندھا اُٹھایا جائے گا[2]۔[3]

جہاں تک اولاد کو سکھانے کی بات ہے تو قرآنِ پاک سکھائیے، سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دینے کے ساتھ ہی نماز اور طہارت کے ضَروری مَسائل بھی سکھائیے کہ سات سے نو برس کی عمر بچوں کی تربیت کے تعلق سے بِالْخُصُوص مَدَنی مُنّیوں کے لیے بے حد اَہم ہے کہ مَدَنی مُنّی اس کے بعد کبھی بھی بالغہ ہو سکتی ہے۔ ان عُلُوم کے سکھانے کے بعد دُنیوی تعلیم بھی اپنی شرائط کے ساتھ دی جا سکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: اہلسنَّت و جماعت کے عقیدے اور طہارت و نماز و روزہ کے مسئلے سیکھنا سب پر فرض ہے۔ ان ضَروریات اور قرآنِ عظیم پڑھنے کے بعد پھر اگر اُردو یا گجراتی کی دُنیوی کتاب

---

1. قانونِ شریعت، ص۱۸۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2. بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۲-۵۵۳، حصہ ۳ ملتقطاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
3. مزید تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے، فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 34 ”شیطان کے لیے زیادہ سخت کون؟“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جس میں کوئی بات نہ دِین کے خِلاف ہو نہ بے شرمی کی، نہ اَخلاق وعادات پر بُرا اَثر ڈالنے کی اور پڑھانے والی عورت سُنّی مسلمان پارسا حیادار ہو تو کوئی حَرَج نہیں(1)۔(2)

غیر مَحْرَم سے ہُنَر یا فَن سیکھنا سکھانا کیسا؟

سُوال: غیر مَحْرَم سے کوئی ہُنَر یا فَن سیکھنا یا انہیں سکھانا کیسا ہے؟

جواب: پانچ سات سال کے بچے اور بچیاں ہوں تو ان کے سیکھنے میں کوئی مُضایقہ نہیں اَلبتہ جَوان لڑکوں اور لڑکیوں کے ایک دوسرے کے پاس سیکھنے سکھانے میں بہت زیادہ خطرات ہیں۔ عموماً یہ سیکھنے سکھانے کا سلسلہ بے پردگی اور بے تکلفی کے ساتھ ہوتا ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اگر یہ ایک دوسرے کو نہ بھی چھوئیں تب بھی بد نگاہی سے اپنے آپ کو بچانا اِنتہائی مشکل ہے۔ غیرت مند مسلمان کبھی بھی اپنے بچوں اور بچیوں کے ایسے ماحول میں سیکھنے سکھانے کا اِہتمام نہیں کرسکتے۔ غیر محرم سے پَردہ ہی پَردہ ہے، بِلا اِجازتِ شَرعی کسی کی رِعایت نہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجدِّدِ دِین و مِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 639 پر فرماتے

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۹۳ ملتقطاً

2 ...... بچوں کی تربیت کے حوالے سے مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”تربیتِ اولاد“ اور فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 24 ”بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہیں: ”رہا پَردہ اس میں اُستاذ و غیرِ اُستاذ، عالِم و غیرِ عالِم، پیر سب برابر ہیں۔“

طالبات کو نوجوان اُستاد سے پڑھنے کی ممانعت

ہُنَر یا فَن سیکھنا سکھانا تو دُور کی بات، علمِ دِین پڑھنا ہو اور پڑھنے والی طالبات باپَردہ بھی ہوں مگر پڑھانے والا اُستاد جَوان ہے تب بھی طالبات کو اس کے پاس جانے اور پڑھنے کی شرعاً اِجازت نہیں کہ پَردے کے باوُجُود پڑھنے والیاں لگی بندھی اور جانی پہچانی ہوتی ہیں لہٰذا خطرات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے اِسی بِنا پر پَردے کی تمام تَر پابندی کے باوُجُود عورت کو علمِ دِین سیکھنے کے لیے جَوان پیر کے پاس جانے کی اِجازت نہیں دی چُنانچہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: اگر بدن موٹے اور ڈِھیلے کپڑوں سے ڈَھکا ہے، نہ ایسے باریک (کپڑے) کہ بدن یا بالوں کی رَنگت چمکے نہ ایسے تنگ (کپڑے) کہ بدن کی حالت (یعنی کسی عضو کی گولائی یا اُبھار وغیرہ) دِکھائیں اور جانا تنہائی میں نہ ہو اور پیر جَوان نہ ہو، غَرَض کوئی فتنہ نہ فی الحال ہو نہ (آئندہ کے لیے) اس کا اَندیشہ ہو تو علمِ دِین (اور) اُمُورِ راہِ خُدا سیکھنے کے لئے جانے اور بُلانے میں (کوئی) حَرَج نہیں۔[1] اس سے وہ لوگ دَرسِ عِبرت حاصِل کریں جو بے پردگی کے ماحول میں کوئی فَن یا کام سیکھتے یا سکھاتے ہیں۔

پَردے میں سُنّی عالِمِ دِین کا بیان سُننا جائز ہے

ہاں پَردے کی حالت میں سُنی عالِمِ دِین کا بیان سننا جائز ہے کہ بیان سننے اور

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۴۰

www.dawateislami.net

پڑھنے میں بہت فرق ہے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: عورتیں نمازِ مسجد سے مَمْنُوع ہیں اور واعِظ (یعنی وعظ کہنے والا) یا مِیلاد خواں اگر عالِم سُنّی صَحِیحُ الْعقیدہ ہو اور اُس کا وَعظ و بیان صحیح و مُطابِقِ شَرع ہو اور (عورت کے آنے جانے میں پوری اِحتیاط اور کامل پَردہ ہو اور کوئی اِحتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کا خوف) نہ ہو اور مجلسِ رِجال (یعنی مَردوں کی بیٹھک) سے دُور (جہاں ایک دوسرے پر نظر نہ پڑتی ہو) ان کی نِشَشت ہو تو حَرَج نہیں۔ [1]

بے پَردہ ماحول کے نُقصانات

سُوال: غیر مَحارِم کے آپس میں بے پَردہ اور دوستانہ ماحول رکھنے کے کیا نُقصانات ہیں؟

جواب: غیر مَحارِم کا آپس میں بے پَردہ اور دوستانہ ماحول رکھنا سَراسر ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ان بے پردگیوں اور بے تکلفیوں کے دُنیوی و اُخْروی نُقصانات ہر غیرت مند مسلمان باخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اِسی مخلوط ماحول کے کرشمے ہیں کہ آج نوجوان لڑکیوں کے گھروں سے بھاگنے کی خبریں سننے کو ملتی ہیں جس سے والدین اور پورے خاندان کی بدنامی ہوتی ہے۔ اس کے مجرم خود والدین بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ اپنی اولاد کی شریعت کے مُطابق تعلیم و تَربیت کا اِہتمام کرتے تو آج انہیں رُسوائی کے دِن نہ دیکھنے پڑتے۔ شَریعتِ مطہرہ نے عورتوں کو گھروں میں ٹھہرنے، باپَردہ رہنے اور غیر مَرد سے بِلا ضَرورت گفتگو کرنے سے بچنے کا حکم

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۳۹

www.dawateislami.net

دیا ہے، اگر ضَرورتاً غیر مَرد سے بات کرنی بھی پڑے تب بھی انہیں لہجے میں نزاکت اور بات میں نَرمی پیدا کرنے سے منع کیا ہے چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

ترجمۂ کنزالایمان: اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نَرمی نہ کرو کہ دِل کا روگی (مریض) کچھ لالچ کرے، ہاں اچھی بات کہو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پَردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پَردگی۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۲-۳۳)

اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت صَدْرُ الْاَفَاضِل علّامہ سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِی فرماتے ہیں: اِس میں تعلیمِ آداب ہے کہ اگر بہ ضرورت غیر مَرد سے پسِ پَردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کرو کہ لہجہ میں نَزاکت نہ آنے پائے اور بات میں لوچ (یعنی نَرمی) نہ ہو، بات نہایت سادگی سے کی جائے، عِفَّت مآب خواتین کے لئے یہی شایاں ہے۔ دِین و اِسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور پند و نصیحت کی اگر ضَرورت پیش آئے (تو بات کرو) مگر بے لوچ لہجہ سے۔ اگلی جاہلیت سے مُراد قبلِ اِسلام کا زمانہ ہے اس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و مَحاسن کا اِظہار کرتی تھیں کہ غیر مَرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے اَخیر زمانہ مُراد ہے جس میں لوگوں کے اَفعال پہلوں کی مِثل ہو جائیں گے۔

عورتوں کے لیے چادر اور چار دِیواری کا حکم

سُوال: کیا چادر اور چار دِیواری عورتوں کی تَرَقی میں رُکاوٹ کا سبب ہے؟

جواب: چادر اور چار دِیواری عورتوں کی تَرَقی میں رُکاوٹ کا سبب نہیں بلکہ ان کے لیے دُنیا و آخرت کی تَرَقی و کامیابی کا سبب ہے کیونکہ چادر (یعنی پَردہ کرنے) اور چار دِیواری (یعنی گھر میں رہنے) کا حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے جیسا کہ خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۳) ترجمۂ کنزالایمان: "اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پَردہ نہ رہو۔" رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عورت چھپانے کی چیز ہے، جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے اور عورت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر میں ہوتی ہے۔[1] یقیناً اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی بجا آوری میں ہی تَرَقی اور دُنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کر کے کوئی بظاہر دُنیا میں کتنی ہی ترقی کر لے بالآخر وہ ناکام و نامُراد ہی ہے کیونکہ دُنیا کی زندگی فانی اور دھوکے کا مال ہے۔ حقیقی تَرَقی و کامیابی تو یہ ہے کہ اِنسان اپنی زندگی شریعت کے اَحکام کے مُطابق

مدینہ

1 ...... صحیح ابن خزیمة، کتاب الامامة فی الصلاة، باب اختیار صلاة المرأة فی بیتها... الخ، ۳/۹۳، حدیث: ۱۶۸۵ المکتب الاسلامی بیروت

www.dawateislami.net

گزارنے، جہنم کی آگ سے خود کو بچانے اور جنّت میں داخِل ہو جانے میں کامیاب ہو جائے جیسا کہ خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۱۸۵ (پ۴، اٰل عمران: ۱۸۵)

ترجمۂ کنز الایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخِل کیا گیا وہ مُراد کو پہونچا اور دُنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عورت کا معنٰی ہی چھپانے کی چیز ہے لہٰذا عورتوں کو بِلاضَرورت گھروں سے باہر نہ جانے دیا جائے اسی میں ان کی حفاظت اور عافیت ہے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقَدَّس فرامین کی خِلاف ورزی کر کے دُنیا ترقی کر کے آگے بڑھتی ہے تو ہمیں پیچھے رہ جانا ہی منظور ہے۔ ہم شَریعتِ مطہرہ کے اَحکامات پر عمل کر کے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے میٹھے میٹھے آقا، مکی مَدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے سیدھے جنّت میں چلے جائیں گے۔ (1)

باغِ جنّت میں محمد مسکراتے جائیں گے
پھول رَحمت کے جَھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے

---

1 ...... پَردے کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ”پَردے کے بارے میں سُوال جواب“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اِمتحان میں نقل کرنا کیسا؟

سُوال: اِمتحان میں نقل (Cheating) کرنا کیسا ہے؟

جواب: اِمتحان میں نقل (Cheating) کرنا نہ تو شَرعاً دُرُست ہے اور نہ ہی عقلاً۔ شَرعاً اس لیے دُرُست نہیں کہ اس میں دھوکا دینا ہے اور دھوکا دینے والے کے لیے حدیثِ پاک میں جنَّت سے محرومی کی سخت وعید بیان فرمائی گئی ہے چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: تین شخص جنَّت میں داخِل نہیں ہوں گے: (۱) دھوکے باز (۲) بخیل (۳) اِحسان جتانے والا۔[1] نیز نقل کرتے ہوئے پکڑے جانے کی صورت میں ذِلَّت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ایک مسلمان کا خود کو ذِلَّت پر پیش کرنا ہرگز جائز نہیں چنانچہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **مَنْ اُعْطَی الذِّلَّ مِنْ نَّفْسِہٖ طَائِعًا غَیْرَ مُکْرَہٍ فَلَیْسَ مِنَّا** یعنی جو شخص بلا اِکراہ (یعنی شَرعی مجبوری کے بغیر) اپنے آپ کو بخوشی ذِلَّت پر پیش کرے وہ ہم میں سے نہیں۔[2] نقل کرنا عقلاً بھی دُرُست نہیں اس لیے کہ اِمتحان کا مقصد یادداشت اور محنت کی کسوٹی (یعنی جانچ پڑتال) ہے جبکہ نقل کی صورت میں یہ مقصد حاصِل نہیں ہو سکتا۔

مدینہ

1 ...... کنز العمال، کتاب الأخلاق، حرف المیم... الخ، الجزء: ۳، ۲/۲۱۸، حدیث: ۷۸۲۳ دار الکتب العلمیة بیروت

2 ...... معجم اوسط، باب الألف، من اسمه احمد، ۱/۱۴۷، حدیث: ۴۷۱ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

نیکی کی دعوت عام کرنے میں اَساتذہ کا کِردار

سُوال: ایک اُستاد اپنے شعبے میں نیکی کی دعوت عام کر کے کس قدر دِینِ اِسلام کو فائدہ پہنچا سکتا ہے؟

جواب: جو لوگ مَرْجَعِ خَلَائِق ہوتے ہیں (یعنی ایسے اَشخاص جو لوگوں کی عقیدتوں اور محبتوں کا مَرکز ہوں، جہاں سب لوگ رُجوع کریں) وہ دوسروں کے مقابلے میں دِین کا کام زیادہ کر سکتے ہیں کیونکہ انہیں کسی کے پاس جانے کی ضَرورت نہیں ہوتی، لوگ خود بخود ان کے پاس چلے آتے ہیں مثلاً حاکم، پیرانِ عُظّام، اَساتذۂ کِرام اور والدین کہ ان کے ماتحت عوام، مُریدین، تلامذہ اور بچے وغیرہ ہوتے ہیں اس حوالے سے ان پر یہ ذِمَّہ داری عائِد ہوتی ہے کہ یہ ان کی نگہبانی کرتے ہوئے انہیں نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں اپنا کِردار ادا کریں کہ بروزِ قیامت ان سے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا چنانچہ بحر و بر کے بادشاہ، دو عالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم سب اپنے مُتَعَلِّقِین کے سردار و حاکم ہو اور حاکم سے روزِ قیامت اس کی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ مفتی محمد شریفُ الْحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عوام سُلطان اور حاکم کے، اولاد ماں باپ

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن، ۱/ ۳۰۹، حدیث: ۸۹۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

کے، تلامذہ اَساتذہ کے، مُریدین پیر کے رِعایا ہوئے، نگہبانی میں یہ بھی داخِل ہے کہ رِعایا گناہ میں مبتلا نہ ہو۔[1]

اَساتذہ اپنے تلامذہ کے حاکم ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اَساتذہ بھی اپنے تلامذہ کے لیے حاکم ہیں لہٰذا انہیں وقتاً فوقتاً تلامذہ کو نصیحت کرتے رہنا چاہیے اور یہ اَساتذہ کے لیے کوئی مشکل بات بھی نہیں کیونکہ اَساتذہ کی حیثیت ایک مَرجع کی سی ہے طلبا کے ساتھ ساتھ ان کے والدین وغیرہ بھی اَساتذہ سے وابستہ ہوتے ہیں تو یوں اَساتذہ ان پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں قریب لا کر دعوتِ اسلامی کے مَدنی کاموں کی دھومیں مچا سکتے ہیں۔ اَساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبا کو مَدنی اِنعامات پر عمل، مَدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدنی مذاکرات میں شِرکت کرنے کی دعوت دیتے رہا کریں اور ساتھ ہی ساتھ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ الْمَدینہ کی مَطبُوعہ کُتُب و رَسائل پڑھنے کی تَرغیب بھی دِلاتے رہا کریں تاکہ ان کی اِصلاح کا سامان ہو سکے۔ اگر ایک ساتھ کئی چھٹیاں آرہی ہوں تو ان سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خود بھی سُنَّتوں کی تَربیت کے مَدنی قافلوں میں سفر کریں اور طلبا کو بھی سفر کروائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی بھی اِصلاح ہو گی اور نیکی کی

مدینہ

1 ...... نُزھۃ القاری، ۲/ ۵۳۰ ملتقطاً فرید بک سٹال مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

دعوت کی دُھومیں بھی مچ جائیں گی۔

تعلیمی اِداروں میں مَدنی کام

سُوال: تعلیمی اِداروں (اسکول، کالج اور یونیورسٹی وغیرہ) میں دعوتِ اسلامی کا مَدنی کام کس طرح کیا جائے؟

جواب: کسی بھی اِدارے میں مَدنی کام کرنے اور اس میں خاطِر خواہ نتائج حاصِل کرنے کے لیے ضَروری ہے کہ اسی اِدارے سے متعلقہ اَفراد پر اِنفرادی کوشش کر کے انہیں تیار کیا جائے اور پھر انہیں مَدنی کام کی ذِمَّہ داری سونپ دی جائے۔ جب اس اِدارے سے وابستہ اَفراد مَدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذِمَّہ داری لیں گے تو پھر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَدنی کاموں کی دُھومیں مچ جائیں گی۔ اسکول، کالج اور جامعات (Universities) کے طلبا، اَساتذہ اور مُنتظمین سے رَوابط قائم کر کے انہیں ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی دعوت دیجیے اور ان پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں مَدنی اِنعامات پر عمل اور مَدنی قافلوں میں سفر کی تَرغیب دِلایئے۔ روزانہ فیضانِ سُنَّت سے دَرس دیجیے اور قریبی مسجد میں مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان کی ترکیب بنایئے تاکہ اِنفرادی کوشش کرنے کا بھرپور موقع مل سکے۔ کالج اور یونیورسٹی سے مُلحقہ مَساجِد میں اِنتظامیہ سے اِجازت لے کر مَدنی قافلے ٹھہرایئے اور دارُ الْاِقامَہ (Hostel) میں جا کر خوب نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی سُنّتوں بھری مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نے نیکی کی دعوت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کے لیے جہاں دِیگر بہت ساری مجالس بنائی ہیں وہیں ایک مجلس بنام "مجلس برائے شعبۂ تعلیم" بھی بنائی ہے جو تعلیمی اِداروں مثلاً اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ و تلامذہ کو میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتوں سے رُوشناس کروانے میں مَصروفِ عمل ہے۔ اس مجلس کی بَرَکت سے بے شُمار طُلبا سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں شِرکت کرتے، مَدَنی اِنعامات کے رِسالے پُر کرتے اور مَدَنی قافِلوں کے مُسافِر بھی بنتے رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُتَعَدَّد دُنیوی عُلُوم کے دِلْدادہ بے عمل طُلبا، نمازی اور سُنَّتوں کے عادی بن گئے ہیں۔ اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبا، اَساتذہ اور اَسٹاف کو مزید ضَروریاتِ دِین سے رُوشناس کروانے کے لیے مَدَنی ماحول میں اپنی نوعیت کا مُنْفَرِد "فیضانِ قراٰن و حدیث کورس" اور اس کے علاوہ مختلف دِیگر کورسز کا بھی اِہتمام کیا گیا ہے۔

اِنٹرنیٹ کے مُثبت و منفی اَثرات

سُوال: اِنٹرنیٹ کے مُثبت و منفی اِستعمال کے متعلق X£ âÛk wY ãaè¼

جواب: اِنٹرنیٹ کے اِستعمال کے منفی اَثرات زیادہ ہیں جبکہ مُثبت اَثرات بہت کم ہیں۔ اِیمان و اخلاق سوز مَواد پر مبنی ویب سائٹس کی بھرمار ہے، اچانک حیاسوز تَصاویر سامنے آجاتی ہیں اب اس سے فوراً نگاہ ہٹانے کے بجائے لُطف اَندوز ہوتے ہوئے

نگاہ ٹھہرادی تو یوں گناہوں کا اِرْتکاب ہو جاتا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں اپنے آپ کو بدنگاہی سے بچانا اِنتہائی دُشوار ہوتا ہے لہٰذا بِلاضَرورت اِنٹرنیٹ کے اِستعمال سے اِجتناب کیا جائے۔ اگر ضَرورت ہو تو بقدرِ ضَرورت متعلقہ ویب سائٹ ہی کھولی جائے، اگر اچانک فُحش تَصاویر سامنے آجائیں تو اِسکرین سے فوراً اپنی نگاہیں پھیر لیجیے یا ویب سائٹ کا پیج (Page) تبدیل کر دیجیے اور اپنے آپ کو بَدنگاہی سے بچائیے۔ اگرچہ آپ اچھا کام ہی کر رہے ہوں تب بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا اور حیا سوز مَناظِر دیکھنے سے خود کو بچانا ضَروری ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن زِیاد عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الْجَواد نے یہاں تک فرمایا ہے کہ ”اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دِل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔“[1]

ایک کفریہ عقیدہ

سُوال: مشہور مقولہ ہے: “Matter can not be created and can not be destroyed” یعنی مادہ نہ تو پیدا کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی فنا ہو سکتا ہے۔ کیا یہ عقیدہ رکھنا دُرُست ہے؟

جواب: یہ کلمۂ کفر ہے جو شخص ایسا عقیدہ رکھے کہ مادہ ایک ایسی مخلوق ہے کہ جسے اللہ پاک نے پیدا نہیں کیا خود ہی پیدا ہوا ہے اور کبھی ختم نہ ہو گا وہ دائرۂ اِسلام سے خارِج ہے کیونکہ اس جملے میں اللہ تعالیٰ کے خالق اور قادِر ہونے کا اِنکار پایا جاتا ہے جو کہ صَریح کفر ہے۔ کائنات اور جو کچھ اس میں ہے سب کا خالق و مالِک

مدینہ

1 ...... حلیۃ الاولیاء، العلاء بن زیاد، ۲/ ۲۷۷، رقم: ۲۲۱۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جیسا کہ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾ (پ۷، الانعام: ۱۰۲) ترجمۂ کنز الایمان: ہر چیز کا بنانے والا تو اسے پوجو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

جتنی بھی مخلوقات اس وقت موجود ہیں یا آئندہ وجود میں آنے والی ہیں بِالآخر سب کو ایک نہ ایک دن فنا ہونا ہے چنانچہ اِرشادِ ربُّ العباد ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ ۚ وَّیَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ ۚ (پ۲۷، الرحمٰن: ۲۶-۲۷) ترجمۂ کنزُ الایمان: زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

قرانِ مجید و اَحادیثِ مُبارکہ میں مادے کے فنا ہونے کی جابجا مثالیں موجود ہیں مثلاً حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جب اپنا عصا مبارک ڈالا تو وہ اَژدہا بن کر جادوگروں کے سانپوں کو نگل گیا۔ ان جادوگروں کا سامان (یعنی سانپوں کی مانند نظر آنے والی رَسیاں) جو تین سو اونٹوں کا بار تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس اَژدہے کے حَجْم (یعنی جسامت) میں ذرَّہ بھر بھی اِضافہ نہیں ہوا بلکہ وہ سب کا سب اس میں فنا ہو گیا۔ یہ مادے کے پیدا ہونے اور فنا ہونے کی واضح مثال ہے۔

یاد رکھیے! کسی بھی عِلم و فن کا کوئی بھی ایسا اُصُول یا ضابطہ جو قرآن و حدیث سے ٹکرائے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن و سنَّت کا علم حق اور یقینی ہے جس

www.dawateislami.net

میں تبدیلی کی گنجائش نہیں جبکہ سائنس وغیرہ کے اُصول و ضَوابط ظَنِّیات (یعنی غیر یقینی معلومات) پر مَبْنی ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ آئے روز بدلتے رہتے ہیں لہٰذا کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ سائنسی اُصول و ضَوابط کی بنیاد پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرتِ کاملہ اور حِکمتِ بالغہ کا اِنکار کرے۔

فرشتے، جنات اور شیطان کے وُجُود کا اِنکار کرنا کیسا؟

سُوال: کیا فرشتے، جنات اور شیطان کا وُجُود ہے؟ نیز نیکی کی قوت کو فرشتہ اور بدی کی قوت کو شیطان کہنا کیسا ہے؟

جواب: فرشتے، جنات اور شیاطین کا وُجُود قراٰن و حدیث سے ثابت ہے لہٰذا ان کے وُجُود کا اِنکار کرنا اور نیکی کی قوت کو فرشتہ اور بدی کی قوت کو شیطان کہنا کفر ہے۔ افسوس! اب مسلمان دِینی عقائد اور اِسلامی تعلیمات سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں حتّٰی کہ ایک کتاب میں یہ جُملہ "نیکی کی قوت کا نام فرشتہ اور بدی کی قوت کا نام شیطان" بھی موجود ہے۔ بِلاشُبہ یہ قول صَریح کُفر ہے، اس لیے کہ اس میں فرشتوں اور شیطان کے وُجُود کا اِنکار کیا گیا ہے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ کہنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ عظیم میں جن فرشتوں کا ذِکر فرمایا ہے نہ ان کا کوئی اَصل وُجُود ہے نہ ان کا موجود ہونا ممکن ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر ہر مخلوق میں جو مختلف قسم کی قوتیں رکھی ہیں جیسے پہاڑوں کی سختی، پانی کی رَوانی،

www.dawateislami.net

نباتات کی فُزونی (یعنی زیادتی) بس انہیں قوتوں کا نام فرشتہ ہے، یہ بھی بِالْقَطْعِ وَ الْیَقِین (یعنی قطعی اور یقینی طور پر) کفر ہے۔ یونہی جِنّ و شیاطین کے وُجُود کا اِنکار اور بدی کی قوت کا نام جِنّ یا شیطان رکھنا کفر ہے اور ایسے اَقوال کے قائل (یعنی ایسی باتوں کے کہنے والے) یقیناً کافِر اور اِسلامی بَرادری سے خارِج ہیں۔[1]

بد قسمتی سے آج کل ہمارے مُعاشرے میں عام بول چال کے دَوران لاعلمی میں ایسے کلمات بَک دیئے جاتے ہیں جن پر بعض اوقات لُزُومِ کفر اور بعض اوقات اِلْتِزامِ کفر[2] کا حکم لازِم آتا ہے۔ ہر ایک کو اپنے اِیمان کی فِکر کرتے ہوئے خوب سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے کہ بے خیالی میں نِکلا ہوا ایک کلمہ اِیمان کی بَربادی اور دُنیا وآخرت کے خَسارے کا سبب بن سکتا ہے۔ یاد رکھیے! حالتِ کُفر میں کیا گیا نکاح، بیعت اور دِیگر نیک اَعمال وغیرہ سب باطِل ہیں اور اگر یہ کام پہلے سے کیے ہوئے تھے تو کلمۂ کُفر بکنے سے تمام نیک اَعمال اَکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری نمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں، شادی شُدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا،

مــــــدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۹ / ۳۸۴

2 ...... کفر کی دو قسمیں ہیں: (1) لزومِ کُفر (2) اِلْتِزام کُفر۔ لزومِ کُفر یہ ہے کہ جو بات کہی وہ عَینِ کُفر نہیں مگر کُفر تک پُہنچانے والی ہوتی ہے اور اِلْتِزام کُفر یہ ہے کہ ضَرورِیاتِ دِین (وہ مَسائلِ دِین جن کو ہر خاص وعام جانتا ہو ان) میں سے کسی چیز کا واضح طور پر خِلاف کرنا یہ قطعاً اِجماعاً (یعنی قطعی طور پر بالاتفاق) کُفر ہے اگرچہ خِلاف کرنے والا کفر کے نام سے چڑتا اور کمالِ اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۵ / ۴۳۱ ملخصاً) مزید معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اگر کسی کا مُرید تھا تو بیعت بھی ختم ہو گئی۔ اس پر فرض ہے کہ اس کفر سے فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ مُرید ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامعِ شَرائط پیر کا مُرید ہو، اگر سابِقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے نکاح کرے اور اگر فرض حج پہلے کر لیا تھا تو اب صاحبِ اِستِطاعت ہونے پر نئے سِرے سے حج کرنا فرض ہو گا۔

ایک "غَلَط لفظ" بھی جہنم میں جھونک سکتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی صحبتیں کمیاب ہو گئیں! زَبان کی عَدَمِ حفاظت کا دَور دَورہ ہو گیا! ہماری اکثرِیَّت کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ جو مُنہ میں آیا بَک دیا! افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشی اور ناخوشی کا اِحساس کم ہو گیا۔ زَبان سے نکلے ہوئے اَلفاظ کی اَہَمِیَّت کے تعلُّق سے ایک عِبرت اَنگیز حدیثِ پاک مُلاحظہ فرمایئے۔ چُنانچِہ راحتِ قَلْبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ عِبرت بنیاد ہے: بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خُوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجُّہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں اِنسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اُس کے بہُت سے دَرَجے بُلند کرتا ہے اور کبھی اللہ پاک کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اِس (بات) کی وجہ سے جہنَّم میں گرتا ہے۔[1] اور ایک رِوایت میں ہے کہ

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/۲۴۱، حدیث: ۶۴۷۸

www.dawateislami.net

مشرِق و مغرِب کے دَرمیان میں جو فاصِلہ ہے اُس سے بھی زیادہ فاصِلہ پر جہنَّم میں گِرتا ہے۔[1]

بَک بَک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش)

ہاتھ میں آگ کی چنگاری

آجکل حالات ناگفتہ بِہ ہیں، دُنیا کی مَحبَّت اکثر کے دِل پر غالِب ہے، ایمان کی حفاظت کا ذِہن کم ہو گیا! ایمان بچانا بھی ضَروری ہے مگر اِس کیلئے کوشِش کرنے کا کوئی خاص جذبہ نہیں، ایمان کو سنبھالنا اور اَحکامِ اِسلام کی پیروی کرنا نفسِ بدکار پر ایک اَمرِ دُشوار ہے۔ سردارِ دوجہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اُس وَقت لوگوں کے دَرمیان اپنے دِین پر صبر کرنے والا، آگ کی چِنگاری پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔[2]

سنَّت کا ترک کہیں کُفر تک نہ پہنچادے!

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو محمد سَہل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: خوف کا اعلیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ اپنے بارے میں اللہ پاک کے علمِ اَزَلی کے تعلُّق سے ڈرتا

مدینہ

1 ...... مسند اِمام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۳۱۹، حدیث: ۸۹۳۱ دار الفکر بیروت

2 ...... ترمذی، کتاب الفتن، باب (ت: ۷۳)، ۴/۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

رہے (کہ نہ جانے میرے بارے میں کیا طے ہے، آیا اچھّا خاتمہ یا کہ بُرا خاتمہ!) اور اِس بات سے بھی خوفزدہ رہے کہ کہیں کوئی کام خِلافِ سُنَّت (یعنی سُنَّت کو مٹانے والی بُری بِدعت کا اِرتِکاب) نہ کر بیٹھے جس کی نُحُوست اُسے کُفر تک پہنچادے۔[1]

بہرحال اگر کسی کا اس طرح کا عقیدہ ہو یا اس نے اس طرح کے کلمات بولے ہوں تو اسے چاہیے کہ اپنے اِن کفریات کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ دِل میں ان سے نفرت و بیزاری کا اِظہار کرتے ہوئے توبہ میں ان کا تذکِرہ بھی کرے اور کہے: **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کلمۂ کفر بکا کہ "مادہ نہ تو پیدا کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی فنا ہو سکتا ہے یا فرشتے، جنات اور شیطان کے وُجُود کا اِنکار کیا ہے یا نیکی کی قوّت کو فرشتہ اور بدی کی قوت کو شیطان کہا ہے" اپنے اِس کُفر سے توبہ کرتا ہوں، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔"** یوں کُفر سے توبہ بھی ہو جائے گی اور تجدیدِ ایمان بھی۔[2] اللہ پاک ہمیں دنیا و آخرت کی ہر آفت و مصیبت سے بچائے اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ اٰمِیْن

مدینہ

1. قُوتُ القلوب، شرح مقام الرجاء و وصف الراجین... الخ، ۱/۴۶۷ مرکز اھل سنت برکات رضا ھند

2. مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 692 صفحات پر مشتمل کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" کا مُطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں اِضافے کے ساتھ ساتھ زبان کا قفلِ مدینہ لگانے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا بھی ذہن بنے گا۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دِکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو دَرِ پاکِ پیمبر کے حُضُور
اِیمان پہ اُس وقت اُٹھانا مولیٰ (حدائقِ بخشش)

زمین و آسمان ساکِن ہیں

سُوال: کیا زمین سورج کے گِرد گھومتی ہے؟

جواب: زمین سورج کے گِرد نہیں گھومتی بلکہ سورج زمین کے گِرد گھومتا ہے۔ زمین و آسمان دونوں ساکِن ہیں اور ان کا ساکِن ہونا محض اللہ تعالٰی کی قدرت واِختیار سے ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۂ فاطر کی آیت نمبر 41 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "بیشک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں۔" اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجدِّدِ دِین وملَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: زوال کے اَصلی معنیٰ سَرکنا، ہٹنا، جانا، حَرکت کرنا اور بدلنا ہیں، قراٰنِ عظیم نے آسمان و زمین سے اس کی نفی فرمائی تو حَرکتِ زمین و حَرکتِ آسمان دونوں باطِل ہوئیں۔[1] ہاں سورج متحرک ہے، سورج کا طلوع ہونا اور غروب ہونا اس کے

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۷/ ۲۰۵-۲۰۶ ملتقطاً

www.dawateislami.net

متحرک ہونے کی واضح دلیلیں ہیں جیسا کہ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ ترجمۂ کنزُالایمان: اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے دہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے۔ (پ۱۵، الکھف:۱۷)

حدیثِ پاک میں ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فرمایا جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ حضرت اَبُوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ جاتا ہے تاکہ عرش کے نیچے سجدہ کرے۔ چنانچہ وہ اِجازت طلب کرتا ہے تو اس کو اِجازت دے دی جاتی ہے قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے، وہ سجدہ اس کی طرف سے قبول نہ کیا جائے اور وہ اِجازت طلب کرے تو اس کو سجدہ کرنے کی اِجازت نہ دی جائے اور اسے کہا جائے کہ تو لوٹ جہاں سے آیا ہے۔ پھر وہ مغرب سے طلوع ہو گا۔ یہی معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ کے اس اِرشادِ پاک کا: ﴿وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَاؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِؕ(۳۸)﴾ (پ۲۳، یٰسٓ:۳۸) ترجمۂ کنز الایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے[1]

مدینہ

1 ...... بخاری کتاب بدء الخلق، باب صفة الشمس والقمر بحسبان، ۲/ ۳۷۸، حدیث: ۳۱۹۹

www.dawateislami.net

ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔[1]

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	2	نیکی کی دعوت عام کرنے میں اَساتذہ کا کِردار	15
چھٹیاں کیسے گزاریں؟	2	اَساتذہ اپنے تلامذہ کے حاکم ہیں	16
زندگی کا کوئی بھروسا نہیں	3	تعلیمی اِداروں میں مَدَنی کام	17
کونسا علم حاصِل کرنا فرض ہے؟	4	انٹرنیٹ کے مثبت و منفی اَثرات	18
غیر محرم سے ہنر یا فن سیکھنا سکھانا کیسا؟	8	ایک کفریہ عقیدہ	19
طالبات کو نوجوان استاد سے پڑھنے کی ممانعت	9	فرشتے، جنات اور شیطان کے وجود کا اِنکار کرنا کیسا؟	21
پَردے میں سُنی عالمِ دِین کا بیان سننا جائز ہے	9	ایک "غَلَط لفظ" بھی جہنم میں جھونک سکتا ہے	23
بے پردہ ماحول کے نقصانات	10	ہاتھ میں آگ کی چنگاری	24
عورتوں کے لیے چادر اور چار دِیواری کا حکم	12	سنّت کا ترک کہیں کفر تک نہ پہنچا دے!	24
اِمتحان میں نقل کرنا کیسا؟	14	زمین و آسمان ساکِن ہیں	26

مدینہ

1 ......زمین و آسمان کے ساکِن ہونے کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 27 میں موجود اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کے رسالے "نُزُولِ اٰیاتِ فُرقَان بِسُکُوْنِ زمین و اسمان" (زمین اور آسمان کے ساکِن ہونے کے بارے میں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی قراٰنِ مجید کی آیتوں کا نازِل ہونا) کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-890-3
0125734

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net